www.quranonlinelibrary.com

المدخل

إلى

القصيدة: الدرة المضية في القراءات الثلاث

ترتيب

خادم القرآن الكريم والقرآءات

محمد إبراهيم مير محمدي

كلية القرآن الكريم والعلوم الإسلامية

٩١- بابر بلاك، نيو كاردن تاؤن، لاهور

Scanned with CamScanner

www.Quranonlinelibrary.com

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

آئمہ ثلاثہ اوران کے رواۃ و طرق کا نقشہ

عدد	امام	راوی اول	طریق	راوی دوم	طریق
۱	ابو جعفر مدنی	ابن وردان	فضل	ابن جماز	ہاشمی
۲	یعقوب بصری	رویس	نخاس بواسطہ تمار	روح	ابن وحب
۳	خلف عاشر کوفی	اسحاق وراق	سوسنجردی بواسطہ نقاش	ادریس حداد	مطوعی و قطیعی

آئمہ ثلاثہ اوران کے رواۃ و طرق کے مختصر حالات

امام اوّل ـــــــ ابو جعفر مدنیؒ

ابو جعفر یزید بن قعقاع مخزومی مدنی سبعہ کے بعد آئمہ ثلاثہ میں پہلے امام ہیں۔ آپ تابعی تھے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بچپن میں ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔ ۶۳ھ میں مدینہ طیبہ اور مسجد نبوی میں علم قراءت کی سرداری آپ ہی کی طرف منتہی ہوتی تھی، اور اس فن کے سب سے بڑے امام آپ ہی تھے۔ آپ امام نافع کے گرامی قدر شیوخ میں سے ہیں۔ نافع فرماتے ہیں کہ جب آپ کو غسل دیا گیا تو لوگوں نے آپ کے سینے اور دل کے درمیان قرآن مجید کے ورق کی مانند ایک چیز دیکھی۔ اس سے حاضرین نے بلاشک جان لیا کہ یہ قران کا نور ہے۔ آپ نے اپنے مولیٰ

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

عبداللہ بن عیاش مخزومی اور عبداللہ بن عیاش ہاشمی اور ابو ہریرہ سے پڑھا، اور ان تینوں نے ابوالمنذر ابی بن کعب سے اور ابی نے نبی ﷺ سے پڑھا- موصوف نے ۱۲۸ھ میں مدینہ ہی میں وفات پائی-

راوی اول:

ابن وردان، عیسٰی بن وردان مدنی ہیں جو اپنے زمانہ میں قراء ت کے سردار- ضابط اور محقق تھے ۱۶۰ھ میں وفات پائی-

طریق ابن وردان:

فضل- ابن شاذان- امام کبیر و ثقہ اور عالم تھے، دانیؒ فرماتے ہیں کہ آپ کے زمانہ میں علم و فہم عدالت و خوبی اطلاعات ان سب ہی اوصاف میں کوئی شخص آپ کا ہم پلہ نہ تھا- آپ نے ۲۹۰ھ کے اثناء میں وفات پائی-

راوی دوم:

ابن جماز- سلیمان بن سلیمان بن مسلم زبیری ہے اور کنیت ابوالربیع ہے- نیز شیخ القراء ضابط و ماہر تھے- ۱۷۰ھ میں وفات پائی-

طریق ابن جماز:

ہاشمی- ابوایوب مقری و ضابط اور مشہور و ثقہ تھے- آپ نے ۲۱۹ھ میں بغداد میں وفات پائی-

امام ثانی ـــــــ یعقوب بصری

دوسرے امام ابومحمد یعقوب بن اسحاق حضرمی بصری ہیں، بصرہ میں ابوعمرو بصری کے بعد قراء ت کی ریاست و امامت آپ ہی پر منتہی ہوتی تھی- علم نحو میں منفرد اور حروف قرآن اور احادیث فقہاء کی روایت میں آپ فائق الاقران تھے- برسہابرس آپ جامع بصرہ امام رہے- آپ نے دیگر شیوخ کے علاوہ حسب

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

روایت ابن المنادی، ابو عمرو بصری سے بھی پڑھا ہے۔ آپ نے ذی الحجہ ۲۰۵ھ میں بعمر اٹھاسی (۸۸) سال وفات پائی۔

راوی اول:

رویس۔ ابو عبداللہ محمد بن متوکل لؤلؤی عرف رویس۔ آپ نے بصرہ میں ۲۳۸ھ میں وفات پائی۔ قراءت میں امام و حافظ، ماہر و ضابط اور مشہور و حاذق تھے۔ دانیؒ فرماتے ہیں کہ آپ یعقوب کے ماہر ترین شاگردوں میں سے ہیں۔

طریق رویس:

نخاس۔ ابو القاسم عبداللہ بن سلیمان قراءت میں ثقہ، مشہور و ماہر اور تمار کے جلیل ترین شاگردوں میں سے ہیں۔ ابو الحسن بن فرات فرماتے ہیں کہ میں نے شیوخ میں ان کے مانند کوئی نہیں دیکھا۔ آپ نے ۳۶۸ھ اور بقول بعض ۳۶۶ھ میں وفات پائی آپ کی ولادت ۲۹۰ھ میں ہوئی۔

اور "تمار" قراءت میں بصرہ کے عمدہ مقری و شیخ اور رویس کے اجل و اضبط (بلند ترین و ضابط ترین) شاگردوں میں سے تھے۔ آپ نے رویس کے پاس قرآن سینتالیس (۴۷) ختم کئے ہیں۔ آپ نے ۳۰۰ھ میں کچھ عرصہ بعد اور ذہبیؒ کے قول پر ۳۱۰ھ کے بعد وفات پائی۔

راوی دوم:

روح۔ ابو الحسن روح بن عبدالمؤمن جلیل القدر، مقری، ثقہ و ضابط و مشہور اور یعقوب کے اجل و اوثق (نہایت بلند شان و معتمد ترین) تلامذہ میں سے تھے۔ بخاری نے بھی اپنی صحیح میں آپ سے روایت کی ہے۔ آپ نے ۲۳۴ھ یا ۲۳۵ھ میں وفات پائی۔

طریق روح:

ابن وھب۔ ابو بکر محمد بن وھب بن العلاء الثقفی، امام و ثقہ اور عارف و

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

ضابط تھے۔ آپ نے پہلے یعقوب سے حروف سنے، پھر روح سے پڑھا اور ان کے ساتھ اس قدر وابستگی اختیار کی کہ ان کے تمام شاگردوں میں جلیل ترین اور ان کی روایت کے سب سے زیادہ عارف (پہچاننے والے) بن گئے۔ آپ نے ۲۷۰ھ کی حدود میں یا اس سے کچھ بعد وفات پائی۔

امام ثالث ـــــــ خلف العاشر کوفی

تیسرے امام خلف ابن ہشام بزار بغدادی ہیں، جو حمزہ کے راوی بھی ہیں۔ آپ بڑے درجہ کے عالم، ثقہ، زاہد اور عابد تھے، فرماتے ہیں کہ مجھے نحو کے ایک مسئلہ میں مشکل پیش آئی میں نے اسے حل کرنے کیلئے اسی ہزار روپے خرچ کئے۔ آپ کی ولادت ۱۵۰ھ اور وفات ۲۲۹ھ ہے۔

(فائدہ):

امام ثالث خلف کی قراءت کہیں بھی کوفیین کی قراءت سے باہر نہیں ہے۔ یہ بات خود علامہ جزریؒ نے تتبع کے بعد فرمائی ہے پس ان کی قراءت کو شاذ نہ کہنا چاہیے ورنہ کوفیین کی قراءت کو بھی شاذ ماننا پڑے گا۔

راوی اول:

اسحاق وراق۔ ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم ابو عثمان بن عبداللہ مروزی ہیں، جو ثقہ تھے۔ صرف خلف کی اختیار کردہ دسویں قراءت پڑھتے تھے۔ اس کے سوا اور کوئی قراءت نہیں جانتے تھے اور غالباً معنی یہ ہیں کہ اکثر و بیشتر اسی قراءت کو پڑھتے تھے۔ ۲۸۶ھ میں وفات پائی۔

طریق اسحاق:

سوسنجردی۔ ابوالحسین احمد بن عبداللہ ثقہ و ضابط، متقن اور مشہور زمانہ

Scanned with CamScanner

المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

ہستی تھے۔ آپ نے رجب ۴۰۲ھ میں اسی سال سے کچھ زائد عمر پاکر وفات پائی۔

اور "نقاش" ابن ابی عمر، مقری کبیر، صدر القراء، جلیل القدر، صالح اور مشہور و نبیل حافظ القراء ات تھے۔ آپ نے ۳۵۲ھ میں وفات پائی۔

راوی دوم:

ادریس حداد۔ ابوالحسن ادریس بن عبدالکریم حداد ہیں۔ آپ بھی امام، ماہر، قوی الحافظہ تھے۔ آپ نے خلف سے ان کی روایت اور قراءت دونوں کو نقل کیا ہے۔ ۲۹۲ھ میں وفات پائی۔

طریق ادریس:

مطوعی اور قطیعی دو طریق ہیں مطوعی۔ قراءت میں امام، ان کے عارف و ضابط اور ان کے بارے میں ثقہ تھے۔ آپ نے حصول قراءات کے لئے اطراف عالم میں سفر کیا۔ آپ نے قراءت میں تالیف بھی کی ہے۔ آپ نے ۳۷۱ھ میں وفات پائی۔ آپ کی عمر ایک سو سال (۱۰۰) سے متجاوز ہے۔

اور قطیعی۔ ثقہ و راوی قراءات، ذہین و حافظ و صالح اور روایت و علو سند میں ممتاز و منفرد تھے۔ آپ نے ۳۶۸ھ میں وفات پائی۔

(فائدہ):

امام شاطبیؒ اور امام جزریؒ کے "تحبیر" میں بیان کے مطابق قراء عشرہ کے بیس راویوں میں سے صرف ادریس ایک ایسا راوی ہے جس کے دو طریق ہیں اور باقی انیس کے لئے صرف ایک ایک ہے۔

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

صاحب قصیدہ
علامہ جزری کے مختصر حالات

ولادت اور نام ونسب:

آپ کا نام "محمد" کنیت "ابوالخیر" اور لقب "شمس الدین" ہے۔ والد اور دادا دونوں کا نام "محمد" ہے۔ سلسلہ نسب یہ ہے۔ ابوالخیر شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف بن عمر الجزری الدمشقی الشافعی۔ آپ اصلاً دمشقی ہیں۔ "جزیرہ ابن عمر" [1] کی طرف نسبت کرکے "الجزری" کہلاتے ہیں۔ یہ جزیرہ بلاد شرق میں واقع ہے۔ [2]

اکثر حضرات آپ کو امام جزری "یا محقق جزری" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

۲۵ رمضان شب ہفتہ ۷۵۱ھ مطابق ۱۳۵۰ء بمقام دمشق بعد نماز تراویح آپ کی ولادت ہوئی۔

تعلیم اور مہارت علوم:

(۷۶۴ھ)-- میں سب سے پہلے قرآن مجید حفظ کیا۔ پھر ابتدائی علوم کی تحصیل

---

۱) ابن عمر سے مراد صحابی نہیں، جیسا کہ بعض کو وھم ہوا ہے، بلکہ یہ عبدالعزیز بن عمر برقعیدی ہیں، چونکہ انہوں نے اس جزیرہ کو آباد کیا تھا اس لئے ان کی طرف منسوب ہے۔

۲) ابن ناظم اور صاحب قاموس کی رائے پر یہ موصل شہر کے شمال پر واقع ہے جس کو نہر دجلہ ہلال کی طرح احاطہ کئے ہوئے ہے۔

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

کی، اس کے بعد قراءات سبعہ افراداً پڑھ کر ۷۶۸ھ میں جمعاً پڑھیں- پھر حج کیا اور ۷۶۹ھ میں مصر گئے، وہاں کے شیوخ سے پہلے دس، پھر بارہ، پھر تیرہ قراءات پڑھیں- پھر دمشق، قاہرہ، اور اسکندریہ وغیرہ کے شیوخ سے حدیث اور فقہ وغیرہ علوم کی تکمیل کی اور متعدد بار قراءات پڑھیں- تقریباً چالیس مشائخ سے دمشق، مکہ، مدینہ، قاہرہ اور اسکندریہ گھوم پھر کر علم قراءت میں استفادہ کیا- حافظے کا یہ حال تھا کہ ایک لاکھ احادیث سندوں کے ساتھ یاد تھیں- حدیث، فقہ اور قراءت تینوں میں مہارت پیدا کی، علم قراءت میں تو آپ کے دور سے لے کر آج تک کوئی آپ کا ہمسر نہیں ہوا- حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں- "دنیا میں علم قراءت کی ریاست آپ پر منتہی ہے" علامہ شوکانیؒ فرماتے ہیں: "آپ علم قراءت میں ساری دنیا میں منفرد تھے" علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں: "آپ کے زمانہ میں دنیا میں علم قراءت میں آپ کی کوئی نظیر نہیں تھی، آپ حافظ الحدیث تھے-

(۷۸۵ھ) ــــ تک بہت سے مشائخ نے آپ کو افتاء، درس و تدریس اور قراءت پڑھانے کی اجازت سے نوازا، اسی وقت سے پڑھانا شروع کردیا- چنانچہ دمشق میں شیخ القراء کے منصب پر فائز ہوئے-

(۷۹۳ھ) ــــ میں شام کے قاضی مقرر ہوئے، پانچ سال بعد یہاں سے روم چلے گئے-

(۷۹۸ھ) ــــ سے ۸۰۵ھ تک سلطان بایزید کے یہاں "بروصہ" میں بڑی عزت کے ساتھ رہے-

(۸۰۷ھ) ــــ میں تیمور کے انتقال کے بعد خراسان چلے گئے- ہرات، یزد اور اصفہان میں تھوڑا تھوڑا عرصہ ٹھہر کر ۸۰۸ھ میں شیراز میں مقیم ہوگئے، حاکم شیراز "پیر محمد" جو تیمور کا پوتا تھا علامہ کو قاضی القضاۃ مقرر کردیا-

(۸۲۳ھ) ــــ میں مکہ مکرمہ پہنچے اور تقریباً دو سال حرمین میں مقیم رہے- وہاں سے قاہرہ پہنچے علماء اور طلباء نے دور دور سے حاضر ہوکر آپ کی زیارت کی-

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

قاہرہ میں سینکڑوں قراء اور علماء کا ہجوم تھا- بطور برکت کے سب نے آپ سے قراءت میں چند آیات سنیں اور اجازت حاصل کی، انہی علماء میں شارح بخاری، حافظ ابن حجرؒ بھی (جو ابھی جوان تھے) موجود تھے-

پھر ۸۲۷ھ ــــ میں شیراز چلے گئے اور تاحیات وہیں مقیم رہے- اور یہاں ایک بہت بڑا مدرسہ "دارالقرآن" کے نام سے قائم کیا، جس میں تجوید و قرآن اور قراءات کی تعلیم ہوتی تھی- واضح رہے کہ دمشق میں بھی ایک درسگاہ اسی نام سے آپ قائم فرما چکے تھے- نیز یاد رہے کہ بعض حضرات نے مدرسہ کا نام "دارالقراء" لکھا ہے یہ ان کا وھم ہے-

تصانیف:

علامہ نے مختلف فنون پر قریباً پینتالیس کتابیں تصنیف کیں- اور تمام کی تمام تصانیف محققانہ ہیں- جن میں سے مشہور یہ ہیں:

(۱)- النشر (۲)- تقریب النشر (۳)- الدرہ (۴)- منجد المقرئین (۵)- مقدمہ الجزریہ (۶)- تحبیر التیسیر (۷)- طبقات القراء (۸)- التمہید (۹)- الطیبہ (۱۰)- حصن حصین-

جملہ تصانیف میں "نشر کبیر" میں تو آپ نے کمال ہی کر دیا ہے- ہر اختلافی مسئلہ کی ایسی چھان بین کی ہے کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں ہے، بعد کے تمام علماء "نشر" ہی کی تحقیق پر اعتماد کرتے چلے آئے اور اب بھی یہی حال ہے- خود فرماتے ہیں کہ کتاب، قراءات عشرہ کے لئے تشریح ہے، جو شخص کہتا ہے کہ یہ علم مرگیا ہے اس سے کہدو کہ نشر سے زندہ ہوگیا-

نشر کبیر بڑی بڑی دو ضخیم جلدوں میں ہے، اور کمال بالائے کمال یہ ہے کہ جب اس کا خلاصہ لکھنے پہ آئے تو اس کے اصل مقصد یعنی قراءات عشرہ اور ان کے مسائل کو اپنے قصیدہ "طیبہ" میں صرف ایک ہزار اشعار میں نظم فرمادیا-

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

وفات:

بروز جمعہ ۵ ربیع الاول ۸۳۳ھ مطابق ۱۴۲۹ء میں بعمر ۸۲ سال قرآن کریم اور علوم شرعیہ کی خدمت کرتے ہوئے شیراز میں وفات پائی- اناللہ وانا الیہ راجعون اور اپنے مدرسہ "دارالقرآن" میں مدفون ہوئے- اللھم اغفر لہ وارحمہ-

قصیدہ ــــــ الدرۃ المضیئۃ کا تعارف

مضمون:

علوم قرآن میں قراءات سبعہ کی طرح قراءات ثلاثہ بھی اہم مقام رکھتی ہیں- "الدرہ" علامہ جزری" کی وہ مایہ ناز تصنیف ہے، جس نے "حرزالامانی" کے قصیدۃ لامیہ کو "قراءات ثلاثہ" کے ساتھ عشرہ میں تکمیل بخشی ہے، یہ قصیدہ دو سو چالیس شعروں میں ہے، جس میں موصوف نے سبعہ کے بعد والی تین قراءتوں کو اپنی تصنیف "تحبیر التیسیر" کے مطابق نہایت عمدگی کے ساتھ نظم کیا ہے-

"تحبیر التیسیر" علامہ جزری کی وہ شہرۂ آفاق تصنیف ہے، جس میں موصوف نے قراءات ثلاثہ کو نثر میں لکھا ہے، اور ایک طرح سے علامہ دانی کی کتاب "تیسیر" کا تکملہ ہے، جو سبعہ قراءات پر نثر میں مشہور تصنیف ہے-

"التیسیر" سبعہ قراءات پر واضح نثر میں ایک مستند کتاب مانی جاتی ہے- اسی طرز پر علامہ جزری نے تین قراءتوں کو مرتب کیا- اور کتاب کا مذکورہ نام تجویز کیا- "تحبیر" بمعنی تزیین، گویا جزری رحمہ اللہ کی کتاب سے دانیؒ کی "تیسیر" کو تزیین حاصل ہوئی اور نظم میں یہ کتاب "درہ" تصنیف فرمائی ہے، یہ گویا شاطبیہ کا تکملہ ہے، اور نظم کا قافیہ و وزن شاطبیہ ہی کا اختیار فرمایا ہے-

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

خصوصیات:

اس قصیدہ کی خوبیوں سے پوری طرح وہی حضرات واقف ہیں، جو شوق و رغبت کے ساتھ ہمیشہ اس کے پڑھنے اور پڑھانے میں مشغول ہیں۔ لیکن ان میں سے چند خوبیاں جن کو عوام بھی سمجھ سکتے ہیں، یہ ہیں:

(۱) عربی میں ہے جو سب زبانوں سے اعلیٰ اور برتر ہے۔

(۲) نظم میں ہے جس کی طرف طبیعتیں خود بخود مائل ہوتی ہیں۔

(۳) ہر شعر میں قرآن پاک کے الفاظ بھی کثرت سے آتے ہیں۔ جن کی تعداد چھ چھ، سات سات تک پہنچ جاتی ہے۔

(۴) چونکہ قراءات ثلاثہ کے تمام مسائل کو اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے، جن کو نکالنے اور سمجھنے کے لئے ہر ہر لفظ میں غور و فکر درکار ہے، اس لئے یہ نظم علمی واقفیت کے ساتھ طلباء کی عقل و فہم اور ذہانت میں بھی نمایاں ترقی کا باعث ہوتی ہے، اور جو ترکیب میں بھی غور کرتے ہیں ان کی صرفی اور نحوی استعداد میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

مشکلات:

مندرجہ بالا خصوصیات کے ساتھ ساتھ جن بعض وجوہ سے یہ قصیدہ مشکل بھی ہے، یہ ہیں:

(۱) بعید اطلاقات اور لفظی استغنا ہیں۔

(۲) اعتماد علی الشہرت کی بناء پر تعمیم یا تخصیص یا تقیید پر کوئی اشارہ نہیں لاتے۔

(۳) رموز اور کلمۂ قرآنی میں بعض دفعہ ترتیب کا لحاظ نہیں رکھا گیا۔ تاہم ناظم کا یہ کمال ہے کہ مسائل میں اشتباہ یا التباس پیدا ہونے نہیں دیا، بلکہ مسائل کو قابو میں رکھنے کے لئے بڑی جست نگاہی سے کام لیا گیا ہے۔ اتنے مختصر متن میں اتنا بڑا

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

کام شمس المحققین ہی کا کارنامہ ہے۔

طریقۂ بیان:

علامہ جزریؒ نے مقصد کو مختصر اور کم سے کم عبارت میں بیان کر دینے کی غرض سے ایک عجیب و غریب طریق اختیار کیا، اور وہ یہ ہے کہ: سات کے بعد والے تین اماموں کی قراء توں کے لئے سبعہ میں سے تین اماموں کی قراء توں کو اصل ٹھہرایا ہے، وہ اس طرح کہ "امام ابو جعفر" کے لئے امام نافع کی قراءت اصل ہے، کیونکہ نافع بذات خود ابو جعفر کے تلمیذ ہیں۔ اور "امام یعقوب" کے لئے ابو عمرو بصری کی، کیونکہ یعقوب نے شیخ ابو المنذر سے پڑھا، اور وہ ابو عمرو کے شاگرد ہیں۔ اور حسب روایت ابن المنادی، یعقوب نے بذات خود ابو عمرو سے بھی پڑھا ہے۔ اور "امام خلف" کی اصل ان کی وہ روایت ہے جو سبعہ میں حمزہ سے ہے۔

اور طریقۂ بیان یہ فرمایا کہ اگر یہ آئمہ ثلاث کسی اختلاف میں بعینہٖ مثل اصل کے ہوں گے تو میں اس کو یہاں بیان نہیں کروں گا۔ پس وہاں ان کی قراء توں کو اصلوں کی قراء توں کی طرح سمجھ لیا جائے۔ البتہ اگر اصل سے کلی یا جزوی تخلف ہو گا تو میں بیان کروں گا، کیونکہ طالب علم کے لئے قراءت ثلاثہ میں یہ کتاب مستقل نہیں، بلکہ اس کو شاطبیہ پڑھنے کے بعد ہی پڑھا جا سکتا ہے، اور "درہ" شاطبیہ کے لئے ایک تکملہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

واضح رہے کہ ان آئمہ ثلاث کی قراءات کا استخراج ان کے اصول کی قراءات کے حفظ اور یاد پر موقوف ہے۔ پس طلباء کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ "درہ" پڑھتے وقت "حرز الامانی" کو سامنے رکھیں تاکہ آئمہ ثلاثہ: ابو جعفر، یعقوب حضرمی اور خلف بزار کا اپنے اصول سے تخلف یا توافق پیش نظر رہے۔

رموز و اصطلاحات:

ناظمؒ نے طلباء کی سہولت کے پیش نظر ذیل کی چار باتوں میں امام شاطبیؒ کی

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

پیروی کی ہے۔

(۱) ان آئمہ ورواۃ کی رمزیں وہی (اَبَجْ۔ حُطِّیْ۔ فَضَقْ) ہیں جو شاطبیہ میں ان کی اصلوں (نافع۔ ابو عمرو۔ و حمزہ) اور ان کے رواۃ کے لئے استعمال کی گئی ہیں۔

لٰہذا ـــــ (اَبَجْ) میں سے "ہمزہ" ابو جعفر کے لئے "ب" ابن وردان، اور "ج" ابن جماز کی رمز ہوگی۔ (حُطِّیْ) میں سے "ح" یعقوب "ط" رویس اور "ی" روح کی رمز ہوگی۔ (فَضَقْ) میں سے "ف" خلف، "ض" اسحاق اور "ق" ادریس کی رمز ہوگی۔

چونکہ امام خلف بزار کے راویوں نے باہم اختلاف نہیں کیا ہے، اس لئے اس قصیدہ میں صرف "ف" کا رمز استعمال ہوا ہے۔

(۲) حرفی رموز کو اکثر جگہ کلمہ قرآنی کے بعد لاتے ہیں۔

(۳) دو مسئلوں میں جدائی کرنے کے لئے واوٗ فاصل استعمال کیا ہے۔

(۴) جہاں کہیں اتصال سے التباس کا اندیشہ نہیں ہے وہاں واوٗ فاصل کا استعمال نہیں کیا ہے۔

کلمہ مختلف فیہ کے بیان کا طریقہ

"اس میں دو قاعدے ہیں"

قاعدہ نمبرا:

اگر کوئی کلمہ بلاقید لایا جائے، تو شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے۔ تعمیم و تخصیص کو خود سمجھنا ہوگا، کیونکہ تعمیم و تخصیص پر دلالت کرنے والا کوئی لفظ نہیں لایا جائے گا، اور کلمہ کو بلاقید لانے کی چار صورتیں ہیں:

(۱) کلمہ اختلافی ایک سے زائد جگہ آرہا ہو، اور قاری مذکور نے اپنی اصل کے خلاف ہر جگہ پڑھا ہو، مگر نظم میں عموم کے اظہار کے لئے لفظ (معاً) یا (حَیْثُ وَقَعَ) جیسا کوئی لفظ نہ ہو، جیسے (دِفَاعُ حُرٌ) (بقرہ-۸۲) یعقوب نے اپنی اصل کے خلاف پڑھا

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

ہے، یہ لفظ یہاں ع ۳۳ اور سورہ حج ع ٦ دونوں جگہ ہے، لیکن (معاً) یا (حَیۡثُ وَقَعَ) جیسے کسی لفظ کی قید نہیں ہے، کیونکہ یہ مشہور ہے کہ انہوں نے دونوں ہی جگہ اپنی اصل کے خلاف کیا ہے، اسی شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے مطلق ذکر کیا۔

(۲) کلمہ قرآنی تو متعدد جگہ آرہا ہے مگر قاری نے ہر جگہ اصل سے اختلاف نہ کیا ہو، مگر نظم میں کسی خاص جگہ کے اختلاف کے اظہار کے لئے مثلاً (هُنَا) وغیرہ نہ ہو۔ اس کی دو صورتیں ہیں:

(ا) کلمہ کی دیگر نظیریں اختلافی ہوں، اور قاری مذکور ان دوسری نظیروں میں متفق ہو، جیسے (وَحُزُ كَلِمَتُ) (انعام-۱۱۰) یعقوب نے یہاں خلاف اصل۔ بحذف الف پڑھا ہے، اس مقام پر سورہ انعام کی تخصیص کے لئے کوئی قید نہیں ہے، شہرت پر اکتفا کیا کہ صرف اسی سورت میں اختلاف کیا ہے، باقی یونس ع ۴ و ع ۱۰، غافر ع ا میں دونوں حذف الف میں متفق ہیں۔

(۲) کلمہ اختلافی کی دوسری نظیریں اجماعی ہوں، جیسے شعر نمبر ۲۴ باب الہمزتین من کلمۃ میں (وَاِنَّكَ لَاَنۡتَ اِدَمُ) ابو جعفر کے لئے سورہ یوسف کا یہ لفظ بہمزۂ واحدہ ہے، اور سورہ ہود میں سبھی کے لئے ایک ہمزہ ہے، مگر یوسف کی تخصیص کے لئے کوئی قید نہیں، شہرت پر اعتماد کیا، بلا قید ذکر کیا۔

(۳) تیسری صورت یہ ہے کہ کلمہ اختلافی کے ساتھ (رفع، تذکیر، غیبت) کے مقام پر ان کے لئے کوئی قید نہ ہو، کلمہ مطلق ذکر کیا ہو، جیسے (فَوَاحِدَةٌ مَّعَهُ قِيٰمًا الخ) (نساء-۹۴) ابو جعفر کے لئے برفع التاء ہے۔ مگر رفع کی قید نظم میں نہیں ہے، اسی طرح (وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ اَذٰيًا الخ) نساء-۹۶) اور (يَأۡتِهِمۡ بَوَا) (طہ-۱۶۲) ان دونوں مثالوں میں بالترتیب یاء غیبت اور یاء تذکیر کے لئے کوئی قید نہیں۔

(۴) چوتھی صورت ہے، مثل شاطبی کے کہ کلمہ قرآنی کا صرف تلفظ کردیں، اس کی حرکات وغیرہ کے لئے کوئی قید نہ ہو، تلفظ ہی کو کافی سمجھ لیں، جیسے (وَمٰلِكِ حُزُ فُزۡ) (فاتحہ-۱۰)

Scanned with CamScanner

المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

قاعدہ نمبر۲:

اگر کوئی کلمہ معرفہ یا نکرہ لایا جائے تو وہاں بھی آپ شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے معرفہ و نکرہ دونوں قسم کے کلمات مراد لیں، جیسے (وَالْعُسُرُ وَالْيُسُرُ اُثْقِلَا) (بقرہ-۴۷) کہ یہ کلمات دونوں صورتوں میں (معرفہ ہوں یا نکرہ) بذریعہ ضم ثقیل کئے گئے ہیں ابو جعفر کے لئے۔

"وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین"

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية